(۵۸)

اللہ تعالیٰ نے جلد حق آشکارا کر دیا

(فرمودہ ۱۹۔فروری ۱۹۱۵ء)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت کی:۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ [1]

فرمایا: دنیا میں کسی شخص کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے کی بہت بڑی وجہ احسان ہوتی ہے۔ایک شخص دوسرے کی بعض حاجتوں کو پورا کرتا ہے، اس کی بعض تکلیفوں کو دور کرتا ہے، اس کی بعض مصیبتوں میں اس کے کام آتا ہے اور اس کے بعض دکھوں کو اس سے ہٹاتا ہے، اس کے بدلہ میں وہ شخص اس کی فرمانبرداری اور اطاعت کرتا ہے۔ دیکھو فوج کا ایک سپاہی پندرہ روپیہ لے کر گورنمنٹ کیلئے اپنی جان دینے کیلئے تیار ہوتا ہے اس لئے کہ اس کو کھانے پینے پہننے وغیرہ کاموں کیلئے روپیہ کی ضرورت تھی جس کو گورنمنٹ پورا کرتی رہتی ہے اس لئے وہ بھی گورنمنٹ کیلئے فرمانبرداری کرنے کو تیار ہوتا ہے

غرضیکہ جو ہستی کسی دوسرے کی ضروریات کو پورا کرتی ہے اس کیلئے فطرت کے مطابق اور ان قواعد اور قوانین کے مطابق جو کسی انسان کے بنائے ہوئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے جاری کردہ ہیں انسان مطیع اور فرمانبردار ہو جاتا ہے۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ کہ تم لوگ ہمیشہ جو ایسا کرتے ہو کہ جو تمہاری ضروریات کو پورا کرتا ہے تم اس کی فرمانبرداری

کرتے ہو۔تو آؤ ہم بھی تمہیں کچھ بتائیں کہ جب کسی بندہ کو کوئی مصیبت پیش آجائے،کوئی دکھ پہنچے،کوئی رنج والم ہو اور وہ میری نسبت سوال کرے اور کہے کہ وہ خدا جو مشکلات کو دور کیا کرتا ہے،مصائب اور آلام کو ہٹاتا ہے، کہاں ہے؟اور وہ خدا جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے،آج کہاں ہے کہ میری مشکلات کو بھی دور کرے؟ فرمایا اس کو کہو کہ تمہیں خدا کے متعلق یہ پوچھنے کی ضرورت ہی کیا ہے کہ وہ کہاں ہے۔وہ تو تمہارے پاس اور بہت ہی قریب موجود ہے اور ہر وقت ہر ایک انسان کے پاس موجود رہتا ہے،تم سے دور نہیں ہے۔جب کوئی پکارنے والا دکھ اور درد کی حالت میں پکارتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں اور اس کے مصائب اور آلام کو دور کرتا ہوں۔ہاں اب یہ چاہیئے کہ جس طرح دنیا میں ہر ایک محسن کی اطاعت کی جاتی ہے،اسی طرح میری بھی اطاعت کریں۔جب انسان اپنی ایک دو حاجتوں کے پورا کرنے والے اور بعض ضرورتوں میں کام آنے والے لوگوں کا ہمیشہ فرمانبردار ہو جاتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ خدا جس کے احسانوں اور انعاموں کو انسان گننے کی بھی طاقت نہیں رکھتا اس کی فرمانبرداری اور اطاعت نہ کرے اس فرمانبرداری کے نتیجہ میں اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ تمہارا ہی اس میں بھی فائدہ ہے اور وہ یہ کہ تم راہ راست کو پالوگے اور ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے۔

یہ کیسی سچی بات ہے اور کیسا سچا کلام ہے۔واقعی اللہ تعالیٰ کے حضور جو پکارتا ہے،خدا اس کی دعا کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔تم لوگوں نے تو ابھی یہ نظارہ دیکھا ہے۔پچھلے جمعہ میں نے ایک اشتہار دیکھا تھا جس میں لکھا تھا کہ:۔

''میاں صاحب نے گورنمنٹ سے اپنے خلیفۃ المسیح تسلیم کئے جانے کی استدعا کی ہے اور گورنمنٹ نے بالمقابل مذہبی معاملات میں مداخلت سے انکار کیا ہے۔یہ خبر ہم نے وثوق کے ساتھ سنی اور جو طریق عمل میاں صاحب نے خلافت کے شوق میں اختیار کر رکھا ہے اس سے اس خبر پر یقین کر لینا ہمارے لئے بالکل ضروری تھا''۔

پھر اشتہار لکھنے والے نے اس خبر کی صداقت پر یہ دلیل دی تھی کہ:۔

''میاں صاحب نے اس اشتہار میں نہایت عقلمندی سے کام لیا ہے۔آپ لکھتے ہیں کہ مجھے گورنمنٹ سے کسی خطاب کی ضرورت نہیں نہ مَیں نے

کوئی درخواست دی ہے۔ یہ کس نے کہا ہے کہ آپ نے کوئی درخواست
بطلبِ خطاب دی ہے۔ خبر تو یہ ہے کہ آپ نے کوئی چٹھی اپنے خلیفۃ المسیح تسلیم کئے
جانے کے متعلق لکھی ہے۔ آپ نے کسی ایسی چٹھی بھیجنے سے انکار نہیں کیا۔"

اس نادان نے یہ نہیں سمجھا کہ گورنمنٹ سے یہ کہنا کہ مجھے خلیفۃ المسیح تسلیم کروا دو، خطاب نہیں تو اور کیا ہے؟ کیونکہ گورنمنٹ صرف نام ہی دے سکتی ہے لیکن اس کا کام نہیں دے سکتی۔ چونکہ اس شخص کے دل میں گندے خیالات تھے اس لئے اس نے اپنی فطرت پر قیاس کر کے میری نسبت بھی کہہ دیا کہ میں نے پیچدار بات کر کے جھوٹ بولا ہے۔ جیسا کہ میں نے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں سنایا تھا کہ اس سے مجھے بہت تکلیف ہوئی تھی۔ میں نے اعلان میں لکھ دیا تھا کہ "لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ "اللہ تعالیٰ کی جھوٹوں پر لعنت ہو" لیکن باوجود اس کے کہا گیا کہ میں نے اس خبر سے انکار نہیں کیا اور لوگوں کو دھوکا دیا ہے۔

دیکھو اللہ تعالیٰ کیسا قادر ہے کہ ابھی اس بات کو یعنی "ایک الزام کا ازالہ" اشتہار کے ہمیں پہنچے پورا ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک دوست کو جواب آ گیا ہے کہ کسی نے کوئی ایسی درخواست گورنمنٹ کو نہیں بھیجی۔ اس دوست نے اپنی چٹھی اور گورنمنٹ کے جواب کو بِجِنْسِہٖ شائع کر دیا ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہو جائے گا کہ الزام کے قابل کون ہے اور یہ ہمارے لئے ثبوت ہے اس بات کا کہ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ جب کوئی ہمیں پکارتا ہے تو ہم اس کی دعا کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ لیکن فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ۔ شرط یہ ہے کہ ہماری فرمانبرداری اور اطاعت کی جائے۔

مومن انسان کی زندگی کیسے سکھ اور آرام کی زندگی ہوتی ہے۔ دنیا میں ایک ایسا شخص جس کے گھر میں ڈاکٹر موجود ہو وہ بیماری کے وقت بہت آرام میں رہتا ہے۔ ایک ایسا شخص جس کے گھر کا پلیڈر اور بیرسٹر ہو، وہ کسی مقدمہ میں گرفتار ہونے کے وقت بہت سکھ پاتا ہے۔ اور پھر ایک ایسا شخص جس کے رشتہ دار دولت مند اور معزز ہوں، وہ افلاس اور تکلیف کے وقت بہت مدد حاصل کرتا ہے۔ تاہم پھر بھی کوئی انسان دنیا کی تمام نعمتیں اپنے گھر مہیا نہیں کر سکتا مگر وہی شخص جو اِذَا دَعَانِ میں شامل ہو۔ یعنی خدا کو اپنی ضرورتوں اور تکلیفوں کے

وقت پکارے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی طبیب اور ڈاکٹر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی وکیل اور پلیڈر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی دولت منداور غنی اور حافظ و ناصر نہیں ہے۔ وہ انسان جس کے گھر میں تمام نعمتیں جمع ہو سکتی ہیں وہ وہی ہوتا ہے جو اِذَا دَعَانِ میں شرکت اختیار کرتا ہے اس کو پھر کسی چیز کی پرواہ نہیں رہتی اور کوئی غم کوئی فکر اور کوئی دکھ نہیں رہتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو فرماتا ہے کہ اگر تمہیں کوئی دکھ کوئی تکلیف ہو تو اس کا علاج مجھ سے چاہو اور اس کی دوا مجھ سے مانگو، ہم تمہیں دیں گے۔ سو ہم نے مانگا اور خدا نے ہمیں دے دیا۔ ہماری نظر تو چالیس دنوں پر تھی لیکن خدا تعالیٰ نے چار ہی دن میں ہماری دعا کو قبول فرما لیا۔ کیونکہ گورنمنٹ کا جواب ۱۶۔ فروری کو وہاں سے چلا ہے اور ۱۹ کو یہاں پہنچ گیا ہے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کی ایک نیکی دس کے برابر ہوتی ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے ہمارے ایک دن کو دس دن کے برابر کر دیا۔ اور چار ہی دن کے اندر خدا تعالیٰ نے ہماری بریت کر دی۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں اور اس کے حکموں کو مانیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے حکموں کو ماننا ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔ جس کا خدا ہو گیا اس کو اور کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ اور جس کا کوئی نہیں اس کا خدا ہے۔ پس تم لوگ دعاؤں میں لگے رہو اور اس کے تمام حکموں اور ارشادوں کی دل و جان سے تعمیل کرو۔

اللہ تعالیٰ ہماری سب جماعت کو سچے اور سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق دے اور ہماری ہر راحت اور رنج میں ہمارے ساتھ ہو۔

(الفضل ۲۵۔ فروری ۱۹۱۵ء)

۱؎ البقرۃ: ۱۸۷